رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

THE ALHAKAM WEEKLY, QADIAN,

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

# الحکم

دور جدید

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی، شفا بینی، غرض دارالاماں بینی

مدیر اعلیٰ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدیر مسئول شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ

والیان ریاست سے ما
امراء و رؤسا سے ۵
معاونین سے عہ
عوام سے صہ
ممالک غیر سے ۱۲

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۷ | قادیان ۲۹ شعبان ۱۳۵۳ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۴۴

## دارالامان کا ہفتہ

### معذرت

چونکہ الحکم ۱۴ نومبر کو دو ہفتوں کا نکلا تھا اسلئے ۱۴ تاریخ سے لے کر آج تک بہت سے اہم امور گزر رہے اور دارالامان کے ہفتہ کے کالم میں اس قدر گنجائش نہیں کہ سب کو ترتیب وار شائع کریں اسلئے چند موٹی موٹی خبریں درج کی جاتی ہیں۔

حضرت اقدس کو اکثر درد کی تکلیف رہی۔ مگر باوجود اسکے پوری توجہ سے سلسلہ کے تمام امور مہمہ کو سرانجام دیتے رہے۔ حتیٰ کہ گذشتہ جمعہ کو ۳۰ نومبر کو تھا باوجود ڈاکٹر کے منع کرنے کے آپ ساڑھے بارہ بجے تشریف لے آئے اور اسی وقت خطبہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مفصل خطبہ فرما کر قوم سے جو مطالبات حضور فرما رہے تھے ان کو اس خطبہ میں مکمل فرما دیا۔ اور اب وہ مطالبات جو قوم سے کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد انیس ۱۹ تک ہو پہنچ گئی۔ زندہ اور باخدا جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان انیس مطالبات کا جواب اپنے عمل سے دے۔

اس دفعہ بھی نماز جمعہ اور عصر جمع فرمائی۔ اسی جمعہ میں حضور نے اپنے سفر لاہور کا اعلان فرمایا جو دو تین دن کیلئے [illegible] اپنے پیچھے حضرت مولوی شیر علی صاحب قبلہ کو امیر جماعت احمدیہ قادیان مقرر فرمایا۔

یکم دسمبر کو حضور بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے [illegible] بخیریت السلام ہیں۔

### جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی واپسی

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ [illegible] کی طرف سے جماعتہائے کشمیر کی تعلیم و تربیت کے لئے چند ماہ سے حضرت اقدس کے منشاء کے ماتحت قیام پذیر تھے اس خدمت کو آپ نے بنہایت حسن و خوبی سے سرانجام دیا۔ جس کا پتہ جماعت کشمیر کے اس ایڈریس سے ملتا ہے۔ جو انھوں نے شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

### احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کا جلسہ

۱۸ نومبر کی شب کو احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کا جلسہ زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے پلیڈر ہائی کورٹ لاہور مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ قرآن شریف اور نظم کے بعد چودھری ظہور احمد صاحب سیکرٹری احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار محمود احمد عرفانی نے ایک تقریر کی جس میں نوجوانوں میں قربانی۔ ایثار۔ نظام۔ اطاعت وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی

اس کے بعد جناب صدر نے ایک لطیف اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ آخر میں مولوی عبدالرحمان صاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ ینگ مین ایسوسی ایشن نے مقرر اور صدر کا شکریہ ادا کیا

### مشترکہ پلیٹ فارم

مشترکہ پلیٹ فارم کی اطلاع پہلے بھی الحکم میں شائع ہو چکی ہے۔ اس غرض کے لئے گیانی ہری سنگھ صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے تھے۔ حضور نے بھی اس تجویز کو پسند فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ تجویز تو ہماری ہے لوکل انجمن سے اجازت لے کر کام شروع کر دیا جائے۔ چنانچہ لوکل انجمن سے بھی اس غرض کے لئے اجازت لیگئی اور پھر ۲۱ نومبر کو ایک جلسہ زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے الحکم آفس میں منعقد ہوا جس میں بہت کچھ تبادلہ خیالات کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ کام کو شروع کرنے کے لئے خاکسار شیخ محمود احمد عرفانی کو اس کا سکرٹری مقرر کر دیا جائے۔ امید ہے کہ جلد اس سے آگے بھی قدم اٹھایا جائے گا۔

### سیرت النبی کا جلسہ

۲۶ نومبر کو قادیان میں سیرت النبی کا شاندار جلسہ ہوا جس کی تفصیل اندرونی صفحات پر دیکھیے۔

### شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی پہنچ گئے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ۲۷ نومبر کو بخیریت نیروبی پہنچنے کا تار آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے

### شیخ مظہر حسین صاحب کی وفات

شیخ مظہر حسین صاحب جو ایک مخلص نوجوان قادیان کے تعلیم یافتہ اور مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ کے بھائی تھے ۱۷ نومبر کو اپنی جائے ملازمت پر فوت ہو گئے۔ آپ کا جنازہ مولوی شیر علی صاحب نے ...... پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے آپ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ ان کا حافظ و ناصر ہو پسماندگان کو صبر جمیل دے اور ان کی مغفرت فرمائے۔

الحکم:۔ اس صدمہ میں ہم کو مولانا ظہور حسین صاحب اور دیگر پسماندگان سے بیحد ہمدردی ہے۔

### سید محمد اشرف صاحب کے لڑکے کا نکاح و رخصتانہ

سید محمد اشرف صاحب سے سلسلہ کے اکثر احباب واقف ہیں نومبر کے آخری ہفتہ میں وہ اپنے صاحبزادے سید محمد احمد کی برات لے کر قادیان تشریف لائے۔ اور چونکہ ان دنوں حضرت کی طبیعت ناساز تھی اسلئے کوٹھی دارالحمد میں ان کو یہ عزت نصیب ہوئی کہ حضرت نے نکاح [illegible] پڑھا۔ دوسرے دن وہ رخصتانہ لے کر واپس لاہور چلے گئے۔ یہ نکاح ان کے بھائی سید غلام دستگیر مرحوم کی لڑکی صفیہ بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

# انصار الحکم کا اپنا صفحہ

## مقدمہ "سالار"

یہ خبر مسرت اور خوشی سے سُنی جائیگی کہ جو مقدمہ حضرت والد صاحب بحیثیت ایڈیٹر و مالک اخبار سالار بمبئی میں نواب لشکر خان صاحب کی طرف سے چل رہا تھا - اور جس کی وجہ سے ان کو بمبئی جانا پڑا تھا - اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۳ نومبر کو خارج ہو گیا - الحمد للہ علیٰ ذالک -

## دفتر الحکم کا ایک ضروری اعلان

گزشتہ پرچہ میں مَیں نے اعلان کیا تھا کہ الحکم کا کاغذ چونکہ وقت پر نہیں پہنچا تھا - اسلئے ۱۴ کا پرچہ دو تاریخوں کا اکٹھا کر دیا گیا تھا - اور آئندہ کے لئے بارہ صفحے کی کمی پوری کرنے کے لئے یہ تجویز کیا گیا تھا کہ آئندہ تین نمبر ۱۶-۱۶ صفحے کے نکالے جائیں - چنانچہ اسی بنا پر یہ نمبر ۱۶ صفحہ کا پیش کیا جا رہا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آئندہ نمبر ۱۲ صفحے کا ہی ہو گا - کیونکہ سال کا آخیر ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کی مصروفیتوں کی وجہ سے یہ اخبار ۱۶ صفحے کا نہ نکل سکے گا - لیکن ۲۱ دسمبر کا پرچہ خدا کے فضل سے ۱۶ صفحے کا شائع کیا جائے گا - اس طرح من حیث المجموع صرف چار صفحوں کی کمی رہے گی - جو کوئی ایسی کمی نہیں جو ناقابل برداشت ہو -

اس کے ساتھ ہی یہ بھی نوٹ کر لیا جائے کہ جب سے اخبار الحکم نکلا ہے - وہ سال کی محنت اور تگ و دو کے بعد سال کے آخری ہفتہ میں ایک ہفتہ کی چھٹی کیا کرتا ہے اس لئے اس سال بھی حسب معمول ۲۸ دسمبر کا پرچہ شائع نہیں ہو گا - اور یہ اس لئے کہ ۷ جنوری کا پرچہ وقت پر شائع ہو سکے - و باللہ التوفیق

مجھے یہ بھی اُمید ہے کہ اسوقت حضرت والد صاحب قبلہ تشریف لے آئینگے - اور اُن کے وجود سے الحکم کی رونق اور بھی بڑھ جائے گی - انشاء اللہ تعالیٰ - احباب ان کی صحت اور زندگی کے لئے دعا فرماتے رہیں -

## اخبار الحکم کی لائبریریوں میں رکھنے کی تحریک

یہ تحریک آہستہ آہستہ کام کر رہی ہے - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب دہلی سے اپنا پرچہ کسی ایک لائبریری کے لئے صرف ۶ ماہ کے لئے دینا منظور فرماتے ہیں - اس لئے کوئی دوست کسی ایسی لائبریری کا پتہ دفتر الحکم کو بھیجیں جہاں اخبار بھیجنا مفید ہو - وہاں اخبار جاری کر دیا جائیگا بعض اور دوستوں نے بھی پرچے جاری کر لئے ہیں اگلے ہفتہ ان کی طرف سے اعلان کر دیا جائے گا -

## قادیاں آؤ یہاں صلح و صفا پاؤ گے

(از حضرت شبنم سرحدی بی - اے)

آؤ لوگو! کہ یہاں نورِ خدا پاؤ گے
عرصۂ جنگ و جدال آج ہے دنیا ساری
قادیاں دوستو ہے منزلِ عیسیٰ زماں
یہ ہے وہ پاک زمیں جس میں فرشتوں کو سدا
آتشِ عشقِ الٰہی میں ہے سوزاں ہر دل
آگ سینوں میں دبائے ہوئے ہیں اہلِ خدا
منزلِ بدر میں ہیں شمس و قمر مثلِ ہلال
گریۂ نیم شب و آہ سحر دیکھو گے

ذرہ ذرہ میں یہاں طور چھپا پاؤ گے
قادیاں آؤ یہاں صلح و صفا پاؤ گے
آؤ آؤ کہ یہیں لطفِ خدا پاؤ گے
ذکر و تسبیح بلب ناصیہ سا پاؤ گے
کوچۂ یار میں اک شور بپا پاؤ گے
گلخنِ سوختگاں شعلہ نما پاؤ گے
کُشتۂ دوتا کئے سب اہلِ وفا پاؤ گے
نعرۂ اہلِ وفا "برق فنا" پاؤ گے

ناوکِ یارِ ازل دیکھو گے ہر دل میں مکیں
یعنی ہر سینہ میں اک قبلہ نما پاؤ گے

## قبولیت دعا کا اثر

مکرم عبدالکریم خان صاحب یوسف زئی نے ایک

نوٹ عنوان مندرجہ بالا کے نام سے ارسال فرمایا تھا - مجھے افسوس ہے کہ میں اسے جلد شائع نہ کر سکا - آج اسے اخبار میں دے رہا ہوں - امید ہے یہ نوٹ دعائیں کرنے کی طرف مزید ترغیب کا باعث ہو گا -

"یہ بالکل سچ ہے کہ اگر انسان نہایت تضرع سے خدا کے حضور ملتجی ہو تو خدا اس کی چیخ و پکار کو ضرور سنتا ہے - حال ہی میں رامپور (کشمیر) متعین تھا میری چھوٹی لڑکی عزیزہ رشیدہ بیگم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئی - نہ وہاں ڈاکٹر - نہ کوئی شفا خانہ اور نہ ہی کوئی دیسی حکیم میسر آ سکتا تھا - دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پہلا ہی پھل تھا - اور وہ بھی صرف پانچ ماہ کی عمر کا - خود میں بھی اور والدہ رشیدہ بیگم بھی دواؤں کے متعلق کورے تھے - بخار سے معلوم ہوتا تھا کہ جان خیریت سے ہرگز نہ ہو گی - لڑکی بھی بخار کے صدمہ سے بےچین ہوئی تھی اور نہایت آہ و زاری سے روتی تھی - لیکن خدا کے بغیر اور کوئی اس تاریکی میں حکیم میسر نہ تھا - رات بھر میں اُسے گود میں اٹھائے اِدھر اُدھر پھرتا رہا - زیادہ پریشان کن یہ بات ہوئی کہ بچاری پانچ ماہ کی لڑکی کو نکسیر کے ذریعہ ڈیڑھ پاؤ کے قریب خون نکل گیا - یہ دیکھ کر میرا دم خشک ہو گیا - عشاء کی نماز رات کے تین بجے ادا کرنے کو مصلے پر گیا تو سجدہ میں میری چیخ نکل گئی - میرا دم رکنا شروع ہوا - پہلے سجدہ سے اٹھا - دوسرے سجدہ میں گیا - تو بس اب معلوم ہوتا تھا کہ مجھ پر لاکھ پہاڑ گر پڑے - اس سجدہ میں ۱۵ منٹ کے قریب عرصہ گزر گیا اور اسقدر آہ و زاری سے خود بخود دعائیں نکلتی جاتی تھیں کہ میں اپنے آپ کو کم از کم اس لمحہ کے لئے وہ پہلا عبدالکریم خان نہیں سمجھتا تھا - اس درد بھری آواز میں وہ دعائیں اسقدر شور سے نکل رہی تھیں کہ میری اہلیہ میری حالت دیکھ کر گھبرا گئی اور اُسے ایسا معلوم ہوا کہ میں بھی چل بسا -

القصہ اسطرح کل نماز ادا کی - پھر لڑکی کو اٹھا کر پھرنے لگا - بچی کی نقاہت اور اسکا کرب مجھے بے چین کئے دیتا تھا میں اسوقت اپنے آپے سے باہر تھا - اتنے میں مجھے کچھ غنودگی طاری ہوئی اور میں بچی کو گود میں لئے دیوار کے سہارے چارپائی پر بیٹھ گیا - غنودگی کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچی میری والدہ کے ہاتھوں میں ہے اور میری والدہ گرم پانی سے بچی کی ٹانگیں دھو رہی ہیں - جب وہ فارغ ہوئیں تو میں نے بچی کو اُٹھا لیا تو وہ کھیل رہی تھی -

اتنے میں میری آنکھ کھل گئی - بچی کی حالت بدستور تھی - میں نے اس کی والدہ سے پانی گرم کرایا - اور بچی کی گھٹنوں تک ٹانگیں دھوئیں - اسی وقت بچی کی آنکھ کھل گئی اور قریباً ۵ منٹ کے اندر اندر بخار ٹوٹ گیا - اور بچی بیٹھ کر کھیلنے لگی -

یہ خدائی کرشمہ دیکھ کر میں نے دو رکعت نفل شکرانہ کے ادا کئے اور بعد میں سارا ماجرا والدہ رشیدہ بیگم کو کہہ سنایا اس تکلیف اور اشارہ الٰہی سے میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی - اگر اپنے آپ کو دعا کی درخواست کے قابل حقیقی معنوں میں بنایا جائے تو خدا کریم ضرور سنتا ہے اور ضرور توجہ فرماتا ہے -

سبحان اللہ کیا ہی وہ اچھی کرشمہ تھی

خدا کرے میری حالت اسی انکساری والی ہی رہے

خاکسار

عبدالکریم خان یوسف زئی

احمدی پوسٹ ماسٹر

گلگت)

255

# سیرت المہدی کا ایک ورق

## حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد دار الفضل کی روایات

### ۱۶

### حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ بدر کے زمانہ سے تعلق رکھتا تھا

سن ۱۹۰۱ء میں جب میں پہلی دفعہ آیا ہوں تو حضور نے جلسہ سالانہ پر تقریر فرمائی۔ جو نہایت مختصر تھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہمارا زمانہ بدر سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ چودھویں صدی ہے۔ اور ایک بدر کا تعلق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تھا۔ کیونکہ آپکے وقت میں جنگ بدر ہوا۔ اس کے بعد ہی اسلام ایسا روشن ہوا جیسے بدر روشن ہوتا ہے۔ تمام وہ نقص جو اسلام کی طرف منسوب کئے جاسکتے تھے وہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ نے دور فرما دیے اور صحابہ کی اسقدر قربانیاں کہ جیسے بکریاں ذبح ہوتی ہیں وہ اسلام کے لئے آبپاشی کا موجب تھیں۔ اور اسی سبب سے اسلام ہمیشہ ہمیش کے لئے مضبوط ہو گیا۔ کیونکہ اس کے لئے ان کی قربانیاں ایک مضبوطی کا موجب اور اس کے استحکام کا باعث تھیں۔ یہ زمانہ دوسرے بدر کا زمانہ ہے اس میں بھی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جب تک اسیطرح کی قربانیاں نہ ہوں گی اسوقت تک اسلام کی مضبوطی نہیں ہو سکتی۔ یہ زمانہ غلبہ اسلام کا زمانہ ہے۔ اور اس میں منشاء الٰہی یہ ہے کہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھائے۔"

### ۱۷

### دین کے کاموں کے لئے اپنے آرام کی پروا نکرتے تھے

آپ کو ہر وقت اسقدر جوش تھا کہ ہر وقت آپ دینی کاموں میں مصروف رہتے تھے اور ایک لمحہ بھی آپ کو فرصت نہ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضور ضعیفی کے سبب سے آپ اسقدر محنت نہیں کر سکتے۔ آپ کوئی وقت اپنے لئے آرام کا بھی نکالا کریں۔ جس میں آپ آرام فرمائیں۔ کیونکہ حضور ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ بیماری میں آرام کرنا بھی ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"ڈاکٹروں نے بھی یہی رائے دی تھی۔ کہ آپکی بیماری ہمیشہ رہتی ہے۔ اور یہ لمبی ہو گئی ہے۔ آپ آرام کریں۔ مگر میں نے اس کے بعد ساٹھ کتابیں لکھی ہیں میں اسقدر کام کرتا ہوں جیسے ایک زمیندار کا بیل صبح سے شام تک لگا رہتا ہے۔ اسی طرح میں بھی اپنے کام کے سرانجام دینے میں لگا رہتا ہوں۔"

### ۱۸

### ایک اعتراض کا جواب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی مخالف کا اعتراض آپ کے متعلق کسی دوست نے ذکر کیا۔ کہ آپ کستوری کھاتے ہیں۔ اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں تو آپ ہنس کر فرمانے لگے

"تم لوگوں کو خبر نہیں ہے۔ ہم تو گھوڑے کو نہاری دیتے ہیں۔ تاکہ وہ چلنے لگ جائے اور اپنے کام کو سرانجام دے سکے۔"

اسی اثناء میں کسی نے ذکر کیا کہ مخالف اعتراض کرتے ہیں کہ آپ حج کے لئے کیوں نہیں جاتے۔ آپ فرمانے لگے

"ہم تو جناب الٰہی کے حکم کے پابند ہیں۔ اگر آج ہمکو حکم ہو جائے۔ تو اسی وقت ہم تیار ہیں جس خدمت کیلئے ہمکو خدا نے مامور کیا ہے۔ وہ کام اپنی ساری طاقت سے کر رہے ہیں۔"

### ۱۹

### حضور کی محویت کا ایک واقعہ

جن دنوں میں آپ گورداسپور گئے ہوئے تھے۔ جس مکان میں آپ کی رہائش تھی۔ اسمیں آپ نے ایک کمرہ بیت الدعا بنایا ہوا تھا۔ جس میں حضور اکثر دعا کرتے تھے۔ اس میں آپ کے نیچے ایک پشمینہ کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ جس پر آپ نماز پڑھتے تھے۔ اور اسی مقام پر دعا کرتے تھے۔ کسی شخص نے وہ چادر وہاں سے اٹھالی اور لے گیا۔ حضور آتے اور دعا کر کے چلے جاتے۔ کسی دن کوئی دوست جو آپکے ساتھ گیا۔ وہاں جا کر دیکھا تو چادر غائب ہے۔ اور صرف نیچے ٹاٹ بچھا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ حضور اس کمرے میں حضور کے نیچے تو پشمینے کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ وہ ہے نہیں شاید کوئی اٹھا کر لے گیا۔ حضور فرمانے لگے

یہاں ہم دعا کرنے کیلئے آتے ہیں۔ یا ہم چادریں دیکھتے ہیں۔ ہمیں کیا پتہ نیچے کیا بچھا ہوا ہے ہمیں دعا کرنے سے غرض ہے

یہ آپکی محویت کا عالم تھا

### ۲۰

### خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا

### بلند نظیر نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبارک احمد کی وفات پر فرمایا:۔

انسان کے لئے صبر بہت اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ ہمارے گھر میں یہ شادی کا موقعہ دو دفعہ آیا ہے۔ ایک بشیر اول کی وفات پر دوسری دفعہ اب (مبارک احمد کی وفات پر) فرمایا:۔

نماز روزہ اور احکام دینی جو ہیں۔ اس میں انسان بعض دفعہ اپنے لئے سہولتیں نکال سکتا ہے مگر قضا و قدر کے معاملے میں صبر کرنا بھی انسان کیلئے جناب الٰہی کے حضور قرب کا موجب ہے۔

فرمانے لگے ایک بادشاہ تھا۔ اس نے سنا گرز مار جو لوگ ہیں اپنے جسم میں فوراً گرز مار لیتے ہیں بڑے بہادر لوگ ہیں۔ اس نے یہ کوشش کر کے بہت سے ایسے لوگ ملازم رکھ لیئے۔ جن کا یہ پیشہ تھا۔ اور فرمایا کہ لڑائی کے کام کے یہ لوگ خوب ہیں۔ یہ لوگ اپنے جسم کی پرواہ نہیں کرتے۔ آخر ان ہی دنوں میں ایک لڑائی درپیش آگئی۔ اس لڑائی میں ان لوگوں کی صف سب صفوں سے آگے کھڑی کی گئی تاکہ یہ لوگ اچھی طرح لڑیں گے۔ اور دوسروں کو شکست دیں گے۔ مگر جس وقت تیر چلنے لگے۔ وہ سب پہلے بھاگے۔ جب اگلی صف بھاگی تو پچھلوں کو بھی بھاگنا پڑا۔ پیچھے سے دشمن نے تعاقب کیا یہاں تک کہ اپنے شہر میں آگھسے۔ بادشاہ نے اُن کو بلا کر کہا کہ ہم نے تو تم کو بہادر سمجھ کر بھرتی کیا تھا کہ تم خوب کام کرنے والے لوگ ہو گرز مارنے میں اپنے جسم کی پرواہ نہیں کرتے اب تم کیوں بھاگے۔

اُنھوں نے کہا کہ حضور اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم جو پیشہ کرتے ہیں۔ گرز مارنے میں ہم اپنا رگ پٹھہ دیکھ لیتے ہیں کہ کہاں ماریں اور کہاں نہ ماریں۔ مگر وہاں نہ کوئی رگ دیکھتا تھا نہ پٹھہ فوراً تیر مارتے تھے۔ جس کے لگتے ہی آدمی مر جاتا تھا۔ اس قسم کی لڑائی میں ہم لوگ کام نہیں کر سکتے۔ تو حضور فرمانے لگے:۔

اصل بات یہ ہے۔ قضا و قدر کے تیر رگ پٹھہ نہیں دیکھتے۔ اس میں صبر کرنا چاہیئے

دوسری عبادات میں انسان اپنی سہولتیں دیکھ لیتا ہے اگر سرد پانی سے تکلیف ہو تو گرم پانی سے وضو

کر لیتا ہے۔ اگر کھڑے ہونے میں تکلیف ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتا ہے۔ روزے میں اچھی اچھی غذائیں کھا لیتا ہے۔ تاکہ بھوک کی تکلیف نہ ہو۔ اور یہ جو تقدیر کے ماتحت عبادت کی قسم ہے اس میں انسان کے لئے اجر بھی بہت ہیں اور جناب الٰہی کے حضور ان عملوں کا اجر بھی بڑا ہے۔ ان ہی اعمال سے جناب الٰہی کے حضور درجات بھی ملتے ہیں۔"

## اس صبر کا نتیجہ

ان ہی دنوں میں حضور کو الہام ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ:-

میں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں۔ اور تیرا صبر مجھے پسند ہے۔ اور یہ بھی الہام ہوا نافلۃ لک۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ انا نبشرک بغلام حلیم۔

۲۱

## ایک لکھنوی دشمن ایمان لے آیا

جس زمانے میں حضرت سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہوئے تھے۔ ان دنوں ایک شخص لکھنؤ سے بہت چلتا پرزہ اور نہایت شوخی سے بات کرنے والا آیا۔ اور رات کے وقت جب حضرت صاحب نماز مغرب پڑھ کر بیٹھے تو سید عبد اللطیف صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ تو اس شخص نے کہا کہ مجھے لکھنؤ کی ایک جماعت نے بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو سمجھا ڈالوں۔ ہلاک کر دوں اور دنیا سے یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

کوئی نفس نہیں مر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ بہتر ہے اگر ہم سے کچھ سمجھنا ہے تو چند روز آپ ہمارے پاس رہیں۔ ہماری باتیں سنیں۔ اور ان پر غور کریں۔ اگر آپ کو سمجھ آ جائے تو اچھی بات۔ اگر نہ سمجھ میں آئے۔ تو جو آپ چاہیں وہ کریں۔ حق متقی کی سمجھ میں ضرور آ جاتا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے:-

هدى للمتقين

اس نے کہا آپ کو تو عربی بھی پڑھنا نہیں آتا آپ نے دعویٰ کیا ہے۔ میں عربی لکھ سکتا ہوں۔ کہ میرے مقابل پر کوئی ایسی عربی نہیں لکھ سکتا۔ حالانکہ آپ تلفظ بھی صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

کیا آپ نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں جو مہدی کے فضائل میں ہیں۔ ان میں یہ لکھا ہے کہ مہدی ثقل اللسان ہوگا۔ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔ وہ تلفظ کو اچھی طرح ادا نہیں کر سکیگا۔

اس وقت سید عبد اللطیف صاحب کو جوش آ گیا۔ اور آپ نے دونوں ہاتھ اس کے مارنے کے لئے اٹھائے تو وہ کہنے لگا کہ آپ جانتے ہیں میں بھی جوش رکھتا ہوں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے:-

"دیکھو میاں تم ہندوستانی ہو۔ یہ پٹھان ہے تم دونوں جوشیلے ہو۔ ہم تو پنجابی ہیں۔ تم دونوں میں صلح کرانے والے ہیں۔"

پھر سید صاحب کو فرمایا:-

"دیکھو یہ ہمارا مہمان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مہمان کی عزت کرو۔"

سید صاحب بھی خاموش ہو گئے۔ اور وہ بھی خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔ مگر اس نے اپنی نماز الگ پڑھی۔ چند دن تک وہ ٹھہرا۔ جب حضور سیر کو جاتے وہ ساتھ جاتا۔ رات کو جب حضور مجلس میں بیٹھتے تو وہ بھی آ کر بیٹھتا۔ تیسرے دن آ کر اس نے بیعت کر لی۔ اور حضرت صاحب کی شان میں ایک عربی قصیدہ لکھا اس نے یہ بھی بتایا کہ میرا والد ہندوستان کا تھا۔ اور والدہ عرب کی تھی۔ میں بہت سا زمانہ عرب میں رہا ہوں۔ چند سال سے میں لکھنؤ میں آیا ہوں۔

حضور کی بیعت کا شرف حاصل کر کے اور اجازت لیکر وہ شخص چلا گیا۔

۲۲

## عبد الحق عیسائی حضور کی خدمت میں

ان ہی ایام میں ایک اور شخص عبد الحق عیسائی یہاں آیا۔ اس نے حضور کے لوگوں سے ذکر کیا۔ میں نے چند سوال حضرت صاحب سے کرنے ہیں جب حضور سیر کو تشریف لیگئے۔ تو وہ بھی ساتھ ہو لیا۔ واپسی پر تھوڑی تھوڑی تقریر فرماتے رہے۔ راستے میں بھی حضور کی تقریر جاری رہی۔ جب حضور اندر تشریف لے گئے تو عبد الحق نے ذکر کیا کہ میں سات سوال لے کر آیا۔ اس تقریر میں حضور نے ساتوں سوالوں کے جواب دیدیئے۔ اور یہیں وہ مشرف باسلام ہوا اور کئی سال تک یہیں رہا۔

۲۳

## ایک نومسلم حضور کی خدمت میں

ان ہی دنوں ایک شخص ہندو سے مسلمان ہوا تھا۔ وہ یہاں آیا۔ حضرت مسیح موعود باہر تشریف لائے۔ تو وہ دروازہ میں (میاں بشیر احمد صاحب کے مکان کے پاس جو اس وقت بن رہا تھا) ملے۔ تو اس نے ذکر کیا کہ حضور چند روز ہوئے میں مسلمان ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا "ہاں بعض لوگ مسلمان تو ہوتے ہیں۔ مگر ذرا سی تکلیف پہنچنے پر پھر وہ کسی نہ کسی مذہب میں لوٹ جاتے ہیں۔ کبھی عیسائی ہوتے ہیں کبھی آریہ کبھی مسلمان ہوتے ہیں۔ پھر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ پھر آریہ ہوتے ہیں۔ پھر مسلمان ہوتے ہیں۔ غرض اس مضمون کو حضور علیہ السلام نے تین چار مرتبہ دہرا کر بیان فرمایا۔ ایک احمدی جو اس کا واقف تھا مجھ سے بیان کیا کہ جتنی دفعہ حضور نے اس مضمون کو دہرایا تھا۔ اتنی ہی دفعہ وہ عیسائی ہوا تھا اتنی ہی دفعہ وہ آریہ ہوا تھا۔ اور اتنی ہی دفعہ وہ مسلمان ہوا تھا

۲۴

## دلی خیالات کے مطابق تقریر فرماتے تھے

اکثر مرتبہ حضور کی صحبت میں یہ بات ہوتی تھی کہ جو بات لوگوں کے دلوں میں ہوتی بارہا دفعہ دیکھا گیا کہ حضور ان ہی خیالات کے مطابق تقریر فرماتے۔

۲۵

میں خود ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور حضور اپنے دعاوی کے متعلق تقریر فرما رہے تھے۔ وہ وقت ایسا سرور کا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے الہام میں سے جو آج سے تقریباً ۲۰ برس پہلے کا ہے خدا الٰہی فرماتے ہیں:-

سمعنا منادیاً ینادی للایمان ترى اعینھم تفیض من الدمع

۲۶

اکثر حضور علیہ السلام اپنے وحیوں اور الہامات کا پورا ہونا بیان فرماتے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اس وقت مجھے خدا نے خبر دی تھی۔ جو وقت ہمارے پاس ایک خط بھی نہیں آتا تھا کہ تیرے پاس اس قدر مخلوق آئے گی کہ دیکھنا تو تھک نہ جانا۔ ان کی کثرت سے گھبرانا نہیں۔ وہ خدا کی بات جو برسوں پہلے فرمائی تھی کس طرح سے پوری ہوئی۔

یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ اس قادر ذو الجلال کا کام ہے جو اپنی فرمائی ہوئی باتوں کو پورا کرتا ہے۔"

## درخواست دعاء

حضرت قاضی سید میر مہدی حسین صاحب جاپان میں تبلیغ کے لئے آخری طور پر روانہ ہوئے تھے پاسپورٹ درست نہ ہونے کی وجہ سے ابھی کراچی مقیم ہیں۔ آپ کے ہاتھوں میں پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداتعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

# حضرت حافظ منشی نبی بخش صاحب فیض اللہ چکوی کی روایات

## حضرت منشی صاحب کے کچھ حالات

حضرت منشی صاحب کے والد ماجد کا نام حضرت حکیم کریم بخش صاحب مرحوم و مغفور تھا۔ آپ موضع فیض اللہ چک تحصیل و ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ ان کی زندگی کا اکثر حصہ ملازمت محکمہ نہر میں گزرا۔ جو پہلے متفرق جگہوں میں رہے۔ آخر میں ان کی تبدیلی ہو گئی۔ امرتسر میں ان دنوں مولوی عبید اللہ غلام علی صاحب قصوری قصور سے ہجرت کر کے آ گئے ہوئے تھے۔ ان کو قبر پرستی و پیر پرستی سے سخت نفرت تھی۔ اور اہل قصور کو اس سے خاص انس اور شغف تھا۔ وہ اہل حدیث موحد تھے۔ اس لئے اہل قصور ان کے سخت مخالف ہو گئے۔ اور ان کو قصور چھوڑنا پڑا۔ منشی صاحب کے والد صاحب مولوی صاحب کے پاس آنے جانے لگے جس سے ان کے عقائد میں تبدیلی ہو گئی۔ اور وہ بھی فیض اللہ چک میں وہابی کے نام سے مشہور ہو گئے

اسوقت منشی صاحب حافظ محمد بخش صاحب نابینا سے قرآن کریم حفظ کرتے تھے۔ یہ حافظ صاحب مسجد کٹڑہ سفید میں رہا کرتے تھے اور قرآن شریف کا ایک درس عام بھی دیا کرتے تھے۔

مولوی صاحب کی محبت کی وجہ سے حافظ صاحب کے والد نے ملازمت چھوڑ دی کیونکہ اس میں رشوت کا احتمال تھا اور شیخ بڈھا تاجر چرم امرتسر کے پاس کھاتہ لکھنے کی ملازمت کر لی۔

حافظ صاحب قرآن شریف حفظ کر کے موضع منڈی کرالی میں پرائمری سکول میں داخل ہو گئے۔ یہ گاؤں فیض اللہ چک سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ حافظ نبی بخش صاحب نے چونکہ اس فضا میں تربیت حاصل کی تھی۔ اس لئے شرک و بدعت سے وہ سخت بیزار ہو گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۵۔ ۱۶ سال کی تھی

## حضرت اقدس کا ذکر

حافظ صاحب کے تایا صاحب منشی قادر بخش صاحب تحصیل بٹالہ میں ملازم تھے۔ وہ اکثر دورہ کی حالت میں قادیان آیا کرتے تھے۔ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ملتے۔ اور حضور کے ہی مہمان ہوتے۔ وہ جب فیض اللہ چک میں جاتے تو حضور کا ذکر نہایت اخلاص و محبت سے کیا کرتے تھے۔ اس ذکر نے منشی صاحب کے دل میں ایک عاشقانہ عشق پیدا کر دیا جس سے وہ ہر روز حضرت کے دیکھنے کا شوق اپنے اندر پیدا کرتے جاتے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ اسقدر میرے اندر یہ شوق پیدا ہو گیا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اڑ کر قادیان چلا جاؤں حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ پہلے سے حضور کے پاس آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی حافظ نبی بخش صاحب کے رشتہ دار تھے۔ آخر ان کو یہ شوق قادیان لے آیا۔ وہ حضور سے مسجد اقصیٰ میں جا کر ملے۔ ایک رات رہ کر واپس چلے گئے

اس مختصر زیارت سے حالت یہ ہوئی کہ حضرت حافظ نبی بخش صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"اسقدر محبت و عشق پیدا ہوا کہ ہر وقت یہ تڑپ تھی کہ جب تک زیارت نہ ہو جائے چین نہیں"!

پہلی دفعہ آنے سے آیندہ کے لئے راستہ کھل گیا۔ اور وہ آنے جانے لگے۔ ان کو حضور کی شفقت ایسی نظر آئی کہ ان کو یقین ہو گیا کہ ایسی شفقت شاید کسی کے ساتھ نہ کرتے ہونگے۔

اس شفقت کی یاد آج بھی حافظ صاحب کو بے زار رو کر دیتی ہے۔ اور وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ حکیم فضل الرحمان صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ ان کے لخت جگر ہیں اور سلسلہ کے مجاہدین میں سے ہیں۔

ان کے دوسرے صاحبزادے حبیب الرحمان خان اے۔ ڈی۔ آئی مدارس ہیں۔

حافظ صاحب اب عرصہ سے دیار حبیب میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں محلہ دارالفضل میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت دے اور فضل پر فضل کرے (ایڈیٹر)

## روایات

(۱)

### حضور کی مہمان نوازی

میں اور حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چکوی (جن کی روایات شائع ہو چکی ہیں) مل کر قادیان حاضر ہوتے۔ مسجد مبارک کے شمالی جانب بیت الفکر میں ہم ٹھہرا کرتے تھے۔

بیت الفکر کے مشرقی دروازے کے سامنے ایک چوبی تخت پڑا ہوا تھا۔ اسپر ہم لوگ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔ حضرت اقدس اپنے دست مبارک سے کھانا لا کر مہمانوں کے سامنے رکھا کرتے۔ کبھی کبھی حضور مہمانوں کے ساتھ خود بھی شامل ہو جاتے۔ اور کبھی ادھر ادھر ٹہلتے رہتے اور تبسم فرماتے اور نصائح فرماتے تھے۔

(۲)

### کثرت ہنسی کو پسند نہ فرماتے

حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میری عادت ہنسی کی تھی۔ حضور نے کبھی میرا نام لے کر تو کچھ نہ فرمایا۔ مگر زیادہ ہنسی کو حضور پسند نہ فرماتے تھے۔

(۳)

### حضور تہجد کیسے پڑھتے

میں کبھی تنہا بھی حاضر ہو جایا کرتا تھا ان دنوں موسم سرما میں حضور کی چارپائی بیت الفکر میں ہوتی تھی پاس چارپائی پر حضور رات کو ادعیہ نماز فجر استراحت فرمایا کرتے تھے۔ بیت الفکر میں ایک چوبی تخت بھی بچھا ہوا تھا۔ جو شمالی دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اسپر حضور نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ میں عرض کرتا کہ حضور میں تخت پر سو رہوں گا۔ میری غرض یہ ہوتی کہ میں دیکھوں کہ حضور کس وقت رات کو جاگ کر تہجد پڑھتے ہیں۔

میری جب آنکھ کھلتی تو میں دیکھتا کہ وہ تہجد میں مشغول ہیں۔ اور عجیب بات ہے کہ میرے پاس تہجد گزارتے۔ مگر مجھے نہ جگاتے۔

(۴)

### حضور کی عنایات

حضور کو میرے حال پر بڑی عنایت تھی۔ حضور ہر موسم کا پھل کثرت سے منگواتے جیسے آم۔ اور خربوزہ۔ خربوزہ بیٹ سے منگواتے اور آم دریا کے پار سے منگواتے۔ حضور خربوزے اپنے ہاتھ سے کاٹ کاٹ کر مجھے دیتے اور فرماتے کہ

دیکھو میاں نبی بخش یہ خربوزہ بہت میٹھا ہو گا اس کو کھاؤ۔

حضور خود بھی کھاتے اور مجھے بہت محبت سے دیتے۔ اور بار بار فرماتے یہ خربوزہ میٹھا ہو گا۔ اور مزیدار ہو گا۔ اور تبسم فرماتے۔

اسیطرح آموں کے موسم میں بڑی شفقت سے مجھے اپنے دست مبارک سے آم دیتے اور فرماتے کہ

یہ آم ضرور میٹھا اور مزیدار ہو گا۔

میں حضور کا اسقدر لطف و کرم دیکھ کر اپنے دل میں شرمندہ ہوتا۔ اور شرم کی وجہ سے کچھ بول نہ سکتا۔

(۵)

### پاک مزاح

ان دنوں میرے پاس ایک گائے تھی۔ جب قادیان آتا تو اس کے لئے ایک دو دن کا چارہ جمع کر کے آتا ایک دفعہ میں تین چار دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک دن اجازت کے واسطے عرض کیا۔ اور ساتھ ہی گائے کی موجودگی کا بھی ذکر کر دیا

اسوقت حافظ نور محمد صاحب بھی موجود تھے حضور نے ہنسکر حافظ نور محمد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

ان کی گائے بنی اسرائیل والی گائے ہے

یا فرمایا کہ

بنی اسرائیل والی گائے ہو گی!

۶

## حضور کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف

ایک دفعہ میں قادیان حاضر ہوا۔ اور بھی مہمان موجود تھے۔ کھانے کا وقت آ گیا۔ نیچے گول کمرہ میں کھانا کھانے کا انتظام ہوا۔ حضور بھی اس روز تشریف فرما تھے۔ اور مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضور کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا۔
حضور برتن میں جس قدر بوٹیاں تھیں چن چن کر میرے آگے رکھتے جاتے اور فرماتے پہلے بوٹیاں کھالو۔

(۷)

## حضور کے لطف و کرم کا ایک اور نظارہ

جب ہم سونے کے لئے عشاء کے بعد بیت الفکر میں آتے۔ تو میرا دل ریوڑیاں کھانے کو چاہتا۔ تو میں بلند آواز سے عرض کرتا کہ حافظ نور محمد صاحب ریوڑیاں کھانا چاہتے ہیں۔ حافظ نور محمد صاحب بھی موجود ہوتے۔ مگر بیچارے کچھ نہ بولتے۔ حضور یہ سن کر بالکل بُرا نہ مناتے۔ بلکہ حافظ حامد علی صاحب کو خود ہی آواز دیتے اور فرماتے

**میاں حامد علی بازار سے کڑ کے دار ریوڑیاں لاؤ۔**

حافظ صاحب فوراً تعمیل ارشاد کرتے۔ اور ریوڑیاں بازار سے لے آتے۔ حضرت اقدس خود اپنے دست مبارک سے نہایت خندہ پیشانی سے تقسیم فرماتے اور خود بھی کھاتے۔

(۸)

## سیر کا لطیفہ

حضور ہمیشہ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور کوئی ایک طرف جانے کے لئے مقرر نہ تھی۔ کبھی رجادہ کی طرف تشریف لے جاتے اور کبھی بڑے باغ کی طرف۔
ایک دفعہ جبکہ مہمان بھی جمع ہو رہے تھے حضور نے پوچھا کہ کدھر چلیں؟ میں جھٹ بول پڑا کہ حضور موضع رجادہ کی طرف۔
اس میں میرا مدعا یہ تھا کہ وہاں سے اجازت لے کر اپنے گاؤں چلا جاؤں گا۔ حضور کا نور فراست اور نور قلب اس قدر تیز تھا فرمانے لگے کہ

**کسی نے ایک بھوکے سے پوچھا کہ ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں؟ تو اس بھوکے نے جھٹ کہدیا کہ دو روٹیاں۔ ان کی غرض ہے اور رجادہ کا نام اسلئے لیا ہے کہ رجادہ گزر کر پل تلا پر پہنچیں گے تو میں گھر چلا جاؤں گا۔**

اور در اصل میری غرض بھی یہ تھی۔

۹

## بٹالہ کی مٹی پلید ہی

ایک دفعہ سیر کو جاتے ہوئے حضور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے انتظار میں احمدیہ چوک میں کھڑے تھے۔ اسوقت یہ صرف ایک میدان تھا اور کچھ نہ تھا۔ باتوں باتوں میں بٹالہ کا ذکر آ گیا۔ حضور نے فرمایا کہ بٹالہ کی مٹی پلید ہے۔

(۱۰)

## حضور کا عزم

ایک دفعہ گرمی کے موسم میں مسجد مبارک کے شاہ نشین پر حضور بیٹھے تھے۔ مغرب کی نماز ہو چکی تھی۔ خدام میں حضرت مولوی نور الدین صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہ رونق افروز تھے۔ کسی ضرورت کی بنا پر بٹالہ سے تار روانہ کرنے کی ضرورت پیش آئی (اسوقت تار گھر وہاں ہی تھا) حضور نے فرمایا کہ

**کوئی بٹالہ جانے کے لئے تیار ہے؟**

فوراً دو آدمی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ فرمایا کہ

**اچھا میں نیچے سے محصول لا دیتا ہوں**

اور نیچے جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ہر چند ان دونوں اصحاب نے عرض کی کہ حضور نیچے اترنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ ہم محصول دے دینگے۔ صبح وہ رقم واپس دلا دیں۔ مگر حضور نہ ٹھہرے اور فوراً نیچے تشریف لے گئے اور محصول کی رقم ان کو دے کر روانہ کر دیا۔

(۱۱)

## تیزی رفتار

جب حضور سیر کو تشریف لے جاتے تو حضور معمولی رفتار سے چلتے۔ لیکن دیگر ہمراہی نہایت تیزی کے ساتھ چلتے۔ بلکہ بعض تو دوڑ کر ساتھ ملتے تھے۔ میں خود بھی اکثر دوڑ کر ملتا۔ حالانکہ میں بھی تیز چلنے والا تھا۔

(۱۲)

## رعب

حضور کا لوگوں کے دلوں میں اسقدر رعب تھا کہ جب کبھی آپ بڑا نے بازار کی طرف سے سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو باوجود اس کے کہ حضور کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے۔ مگر لوگ بے اختیار کھڑے ہو جاتے اور اپنے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھ کر سلام کرتے۔

(۱۳)

## ایک تقریر

ایک دفعہ حضور نے مسجد اقصیٰ میں تقریر فرمائی بہت سے ہندو۔ سکھ۔ آریہ موجود تھے آریوں کے ذکر پر حضور نے دوران تقریر میں بڑے جوش سے فرمایا:۔ **کیا کوئی آریہ ہے جو میرے سامنے آ کر جواب دے** لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اس شیر خدا کے سامنے لب کشائی کرے۔ سب کے منہ پر مہر سکوت لگ گئی۔

(۱۴)

## ذرہ نوازی اور اپنے والد سے محبت

حضور چھوٹی سی خدمت کو بھی نوازا کرتے تھے چنانچہ

ایکدفعہ حضور سیر کے لئے اپنے باغ میں تشریف لیگئے اور بھی بہت سے اصحاب حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور کے دست مبارک میں ایک بید کا سوٹا تھا۔ حضور نے ایک پھلدار درخت پر (جس کا نام یاد نہیں رہا) پھل اتارنے کے لئے سوٹا مارا۔ مگر سوٹا اوپر ہی رہ گیا۔ حضور کے اصحاب نے ہر چند کوشش کی مگر وہ سوٹا نہیں اترا۔ تب میں نے عرض کی کہ حضور میں درخت پر چڑھ کر سوٹا اتار لیتا ہوں۔ چنانچہ حضور کے کھڑے کھڑے درخت پر چڑھ کر سوٹا اتار لایا۔ اسپر حضور اسقدر متعجب ہوئے اور خوش ہو کر نہایت محبت بھرے الفاظ میں فرمایا:۔

"میاں نبی بخش یہ تو آپنے کمال کر دیا کہ درخت پر چڑھ کر سوٹا اتار لائے۔ کیسے درخت پر چڑھے اور کسطرح سے درخت پر چڑھنا سیکھا۔ یہ سوٹا تو ہمارے والد صاحب کا تھا گویا آج آپنے نیا سوٹا دیا ہے" یا راستے میں اور مجلس میں بھی بار بار فرماتے کہ میاں نبی بخش صاحب نے تو آج کمال ہی کر دیا۔

(۱۵)

## سب کا ادب کرتے تھے

حضور کی عادت تھی کہ کسی شخص کو تو کے لفظ سے مخاطب نہیں کرتے تھے۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا حتیٰ کہ بچے کو بھی آپ کے لفظ سے مخاطب فرمایا کرتے تھے۔

(۱۶)

## ہماری بے تکلفی

حضور کے ساتھ ہم اس حد تک بے تکلفی تھی کہ حضور کی ہر ایک چیز کو آزادی کے ساتھ استعمال کر لیتے تھے۔ حضور کے پاس ایک چاء دانی تھی جس میں ہر وقت قہوہ تیار رہتا تھا اور پاس ہی مصری پڑی رہتی تھی۔ میں جب چاہتا اور جتنی دفعہ چاہتا قہوہ پی لیتا۔ حضور کبھی برا نہ مناتے۔ بلکہ فرماتے کہ اور پیو۔

۱۷

## حضور کی شفقت کا ایک نمونہ

میرا ایک لڑکا جس کا نام عبد الرحمان تھا سنہ ۱۹۰۸ء میں وہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا۔ وہ بعارضہ تپ سرسام بیمار ہو گیا حضرت خلیفہ اول اسکا علاج فرما رہے تھے میں اس کی بیماری کی اطلاع پا کر فوراً قادیان آیا۔ بچہ کی حالت دیکھ کر حضور کی خدمت میں پہنچا اور دروازہ پر دستک دی حضور باہر تشریف لائے تو میں نے بچے کے حال سے اطلاع دی حضور فوراً اندر تشریف لے گئے اور کچھ گولیاں لا کر عنایت فرمائیں اور فرمایا کہ ابھی جا کر ایک گولی پانی میں گھس کر دیدو اور مجھے اطلاع دو ............ میں دعا بھی کروں گا۔ مینے ایک گولی اسیوقت پانی میں گھس کر بچہ کو دی چونکہ بچہ کی حالت زیادہ نازک ہو چکی تھی۔ گولی اندر نہ گئی اور بچہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خلیفہ اول نے جنازہ پڑھایا میں اور میرے عزیز و اقارب واپس چلے گئے۔ جمعہ کے دن میں گاؤں سے جمعہ پڑھنے آیا۔ حضور بھی ادہر ہی تشریف فرما تھے میں انکی سیڑھیوں کے راستے مسجد میں گیا۔ حضور کی نظر شفقت مجھ پر پڑی فرمایا کہ آگے آ جاؤ۔ وہاں بڑے بڑے ارکان حضور کو حلقہ کئے بیٹھے تھے یہ سنتے ہی سب نے راستہ دے دیا۔ حضور نے فرمایا کہ مینے معلوم کیا ہے کہ آپکے بچے ... صبر کیا ہے ... نعم البدل کے واسطے دعا ... چنانچہ حضور کی دعا سے میرا بچہ ...

# قادیان میں یوم النبی صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح منایا گیا

## مسرت اور شادمانی کا دن!

## اتحاد اور محبت کے روح پرور نظارے

### شاندار جلوس ، فلک بوس نعرے ، ایمان افروز تقریریں

## اظہار شانِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کا زبردست مظاہرہ

۲۴ نومبر سے قادیان میں سیرت النبی کے جلسے کے لئے خاص اہتمام شروع ہو گیا تھا۔ مہاشہ فضل حسین صاحب کی مساعی بہت ہی قابل قدر تھیں۔ جنہوں نے ایک دن میں تمام کام کو مکمل کر دیا۔ حالانکہ وقت کی تنگی سے اندیشہ تھا کہ اس سرعت سے کام نہیں ہو سکے گا سب سے بڑا کام جھنڈوں کی تیاری اور جلوس کے راستوں کی آرائش تھا۔ مگر مہاشہ صاحب کی ہمت نے اس سارے کام کو ایک رات میں پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

### جلوس گزرنے کے راستے

جلوس گزرنے کا راستہ حسب ذیل تجویز کیا گیا تھا تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ سے بورڈنگ ہاؤس کی سڑک۔ ریتی چھلہ۔ بڑا بازار۔ چھوٹا بازار۔ پرانا اڈا خانہ۔ گلی کمہاراں۔ احمدیہ بازار۔ الحکم سٹریٹ پرائمری سکول۔ دار الفضل روڈ۔ میدان ہائی سکول

اس راستے کو خوبصورت بنانے کے لئے شہر میں کاغذی جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔

میں ان کارکنوں کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو رات کے ۱۲ بجے تک سردی میں کیل۔ ہتھوڑی لیمپ اور سیڑھی اٹھائے ہوئے جھنڈیاں نصب کر رہے تھے۔ وہ اپنے اخلاص میں اسقدر محو تھے کہ ان کو نہ کسی آنے جانے والے کی خبر تھی اور نہ سردی کا ڈر تھا

### جھنڈیوں کا کام

ادھر خدمت گزاروں اور سرمستان محبت کی ایک چھوٹی سی جماعت محلہ دار الفضل میں منشی حبیب احمد صاحب بریلوی خوشنویس الحکم کی قیادت میں جھنڈے تیار کر رہی تھی۔ جن میں عبد الرشید صاحب اور ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب مالک دار الفضل میڈیکل ہال کی مساعی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے رات کے ۴ بجے تک بیس خوبصورت جھنڈے لکھ کر اور مزین کر کے تیار کر لئے تھے۔

### پنڈال کی تیاری

ملک فضل حسین صاحب ایک جماعت کو لے کر پنڈال کی تیاری میں مصروف تھے۔ پنڈال میں چار خوبصورت دروازے بنائے گئے تھے جو محمد الدین صاحب مالی کی کاریگری اور ہمت کی داد دے رہے تھے۔ اور دروازوں کے ساتھ ایک بانسوں کا جنگلہ لگا دیا گیا تھا جس کو سرخ و سبز کاغذی جھنڈیوں سے بھر دیا گیا تھا اس کے عین وسط میں مغربی سمت کو ایک خوبصورت سٹیج بنا لیا گیا تھا۔ جس پر ایک میز اور دو تین کرسیوں کے علاوہ تیس چالیس آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش تھی سٹیج کے دائیں طرف مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ نیز سٹیج کے دائیں اور بائیں طرف بہت سی کرسیاں اور بنچیں بچھا کر پنڈال کی شان کو بہت بلند کر دیا گیا تھا۔ سٹیج کے سامنے کی طرف دریوں اور چٹائیوں کا فرش بچھا دیا گیا۔

یہ تمام کام رات میں سرانجام دیدیا گیا تھا۔

### ہندوؤں اور سکھوں کو دعوت

قادیان کے ہندوؤں اور سکھوں کو دعوت دینے کی خدمت خاکسار محمود احمد عرفانی کے سپرد کی گئی تھی۔ یہ کام بھی ۲۴ تاریخ کو سرانجام دیا گیا۔ ستر خطوط دستی دفتر الحکم کے سٹاف نے لکھے اور اسی دن تقسیم کئے۔ نیز قادیان سے لالہ داتا رام صاحب سابق سکتری آریہ سماج اور گیانی ہری سنگھ صاحب سکھ اپدیشک اور سردار گوردیال سنگھ صاحب بی اے ریسرچ سکالر کو جو ۲۴ تاریخ ہی کو آمادہ کر لیا گیا تھا کہ وہ اس مبارک تقریب پر تقریریں کریں

### یوم النبیؐ کی صبح

۲۵ نومبر کی صبح قادیان میں نئی شان سے نمودار ہوئی۔ ہر ایک مرد۔ عورت۔ جوان۔ بڈھا اور بچہ اپنے اپنے کاموں سے جلدی فراغت حاصل کر رہا تھا۔ تاکہ جلدی جلوس میں شامل ہونے کے لئے پہنچ جائے۔ چنانچہ ہر ایک طرف سے لوگ جوق در جوق جلسہ گاہ کی طرف جا رہے تھے۔

### پروگرام میں تبدیلی

ناظر صاحب جلسہ نے جو پروگرام بنایا تھا۔ اور جو انہوں نے رات کو ہی لگوا دیا تھا۔ اس میں ایک زبردست تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہ یہ کہ حضرت اقدس کی تقریر پہلے پروگرام میں بعد عصر رکھی گئی تھی۔ مگر جدید اطلاع کے مطابق حضرت اقدس کی تقریر کا وقت ۲ بجے رکھا گیا

ملک صاحب کی ہمت اس معاملہ میں بھی قابل داد تھی کہ انہوں نے فوراً ہی اس تبدیلی کی اطلاع بھی اسی وقت چھاپ کر شہر میں شائع کر دی۔ اور مختلف جگہ بورڈ لکھ کر لگا دیئے۔

### میدان مدرسہ ہائی کا نظارہ

اس وقت میدان ہائی سکول کا نظارہ بہت جاذب نظر تھا۔ جبکہ وہاں ایک طرف ہائی سکول اور بورڈنگ کی عالیشان عمارتیں کھڑی تھیں۔ دوسری طرف پنڈال کا نقشہ بڑا دلفریب تھا سامنے ہزارہا کی تعداد میں نوجوان۔ ادھیڑ۔ بڈھے بچے اپنی اپنی پارٹیاں بنا رہے تھے۔ اور ان سب کے

چہروں پر مسرت اور شادمانی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔

۸ بجے پانچ منٹ تک گھنٹہ بجایا گیا تاکہ بقیہ لوگ جلد پہنچ جائیں

۹ بجے جلوس مرتب ہو گیا۔ جلوس نے ایک چکر سکول اور بورڈنگ کے درمیان لگایا۔ جلوس کی ۳۰ پارٹیاں تھیں۔ یہ پارٹیاں مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ اور محلہ جات کی جماعتوں کی الگ الگ پارٹیوں میں منقسم تھیں۔ بعض پارٹیاں بالکل معمر اور سفید ریش لوگوں کی تھیں۔

## جلوس کی روانگی

۹ بج کر بیس منٹ پر جلوس روانہ ہوا۔ جلوس میں دوسری پارٹی خاص طور پر جاذب نظر تھی اس پارٹی کے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب انچارج شفاخانہ نور تھے۔ اس پارٹی میں خاندان نبوت کے تمام چھوٹے بچے تھے۔ اور جس وقت وہ معصومانہ انداز میں اپنے بھولے اور پیارے منہ سے بہ وجد آفریں مصرع پڑھتے تھے

**محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے**

تو میرا دل رقت و سرور سے وجد میں آنے لگا اور مجھ پر محویت طاری ہونے لگتی۔

## جلوس کی ترتیب

جلوس کی ترتیب میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طالبعلموں کی پارٹیاں سب سے آگے تھیں۔ دو دو لڑکوں نے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ ان جھنڈوں کے پیچھے خوش الحان لڑکے تھے۔ اور ان کے پیچھے باقی کے لڑکے تھے اور ہر قطار میں چار چار آدمی۔ جلوس کی ترتیب میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ اور خان صاحب برکت علی خان صاحب نائب ناظر بیت المال نے بہت بڑا حصہ لیا۔ انہوں نے ہر پارٹی میں گھوم گھوم کر ان کی اصلاح اور درستی کی اور محبت سے صفوں کو درست کیا۔ ان کے چہرے مسرت سے چمک رہے تھے

طالب علموں کے جلوس کی پارٹیوں کے ساتھ سکول کے ماسٹر چل رہے تھے۔ اور محلہ وار پارٹیوں کے آگے پریذیڈنٹ صاحبان تھے

جھنڈوں پر نہایت مؤثر اشعار۔ مصرع اور عبارتیں اور قرآنی آیتیں درج تھیں۔

## بڈھوں کی پارٹی

میرے لئے جیسے دوسری پارٹی جاذب نظر تھی اسیطرح ایک پارٹی میری آنکھوں کے سامنے سے گزری۔ جن میں بہت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی جن کے چہرے منور اور ڈاڑھیاں سفید اور حنائی تھیں اور بعضوں نے اپنی کمر کو کس لیا ہوا تھا وہ نہایت ہی عاشقانہ انداز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے۔

## خاندان نبوت کے نونہال

صاحبزادہ مبارک احمد اور صاحبزادہ حمید احمد اور صاحبزادہ منصور احمد اور دیگر نونہالان خاندان نبوت بھی ایک پارٹی میں تھے۔ اور اپنی موجودگی اور نظموں کے پڑھنے سے جلوس کی رونق بڑھا رہے تھے۔ اس طرح ایک پارٹی میں مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کی شرکت نے بھی اس پارٹی کو نمایاں کر دیا تھا

## پرجوش نعرے

یہ پرجوش جلوس بڑی شان و شوکت سے تمام مقررہ راستوں سے گزرتا رہا۔ تمام مکانوں کی چھتوں پر مستورات نے بیٹھ کر جلوس کو دیکھا۔ ہر ایک ... اللہ اکبر کے فلک بوس نعرے لگا رہی تھی۔ اور اس کے سوا میرزا غلام احمد کی جے۔ میرزا محمود زندہ باد۔ اسلام زندہ باد ہر ایک دلپر اثر ڈال رہے تھے۔ اس شان کے ساتھ یہ پرجوش مظاہرہ چل رہا تھا۔ قادیان کی فضا میں اسوقت کوئی چیز نہ اتنی مؤثر تھی اور نہ نمایاں جس قدر

**محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم**

کا ذکر اور آپ کی محبت کا جذبہ نمایاں تھا۔ یہ عظیم الشان مظاہرہ یہ پرشان جلوس اسی شان و شوکت سے احمدیہ چوک میں داخل ہوا۔

یہاں مستورات کا بہت بڑا اجتماع تھا اور مسجد مبارک میں حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا بھی اپنے بچوں کو دیکھ رہی تھیں۔

جلوس پورے تیس منٹ میں احمدیہ چوک میں سے گزرا۔ اور جب آخری پارٹی گزری اسوقت گیارہ بج گئے تھے اور نصف گھنٹے میں بقیہ راستہ کو طے کر کے ۱۱½ بجے جلوس ہائی سکول کے ہال میں پہنچ گیا۔

## پروگرام میں دوسری دفعہ تبدیلی

ہر ایک کو یہ معلوم کر کے از حد تکلیف محسوس ہوئی کہ حضرت اقدس کی طبیعت ناساز ہے اور وہ تشریف نہ لا سکیں گے اس لئے تجویز کیا گیا کہ دوسرا جلسہ شام کو چار بجے رکھا جائے اور درمیانی جلسہ اڑا دیا جائے۔ لیکن ۱۲ بجے کی ٹرین سے پنڈت رلیا رام صاحب ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک آ گئے اس لئے فوراً بذریعہ منادی اعلان کیا گیا۔ کہ ۲ بجے سے تین بجے تک پھر جلسہ ہوگا۔

## پہلا اجلاس

پہلے اجلاس میں مدرسہ تعلیم الاسلام۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور جامعہ کے طلباء نے زیر صدارت حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نہایت عمدہ اور برجستہ تقریریں کیں

## دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی صدارت بھی مولانا موصوف ہی نے کی اس میں پنڈت رلیا رام صاحب نے نہایت دلچسپ اور برجستہ تقریر کی اور ۳ بجے اپنی تقریر ختم کر کے واپس چلے گئے۔

## تیسرا اجلاس

چار بجے تیسرا اجلاس زیر صدارت جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق و پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں لالہ داتا رام صاحب سابق منتری آریہ سماج اور سردار گوردیال سنگھ صاحب بی اے اور گیانی ہری سنگھ صاحب سکھ ایڈ لنک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر دلچسپ تقاریر کیں

ان کی تقریروں کے بعد مولوی غلام محمد صاحب کشمیری اہل سنت والجماعت نے مختصر سی تقریر کی۔

ان کے بعد خاکسار شیخ محمود احمد عرفانی نے چار پانچ منٹ کی ایک تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے باوجود ناسازی طبع ایک دلچسپ مگر مختصر تقریر فرما کر جلسہ کو دعا پر ختم کیا

## ہندوؤں اور سکھوں کی شمولیت

قادیان کے ہندو اور سکھوں کے معزز افراد بڑی کثرت سے شامل ہوئے اور سارے جلسوں میں حصہ لیتے رہے۔

ان کی شمولیت کا نظارہ بھی ہمارے لئے بہت خوش کن تھا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یہ سب لوگ ملکر سن رہے تھے۔

**بعض خاص بزرگ**

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بعض خاص بزرگوں نے بہت محنت اور توجہ سے کام کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ذکر نہ کرنا بھی ایک قسم کی ناشکری ہوگی۔ ان میں سے چوہدری غلام مجتبیٰ خان صاحب بیرسٹر پریذیڈنٹ محلہ دار الرحمت۔ ماسٹر حکیم محمد طفیل صاحب محلہ دار الفضل و سردار کرم داد خان صاحب قابل ذکر ہیں۔ اسیطرح عزیز مکرم سید محمد حسین صاحب و عزیز مکرم محمد سعید صاحب معاونین جو ماشاء اللہ صاحب بھی قابل تحسین ہیں۔ جنھوں نے پوری سرگرمی سے کام کر کے اس مقدس تقریب کو کامیاب بنایا جزاہم اللہ عنا خیر الجزا

## مستورات کا جلسہ

مستورات کیلئے الگ پردہ کا انتظام تھا۔ تاکہ وہ آسانی سے بیٹھ کر لیکچر سن سکیں اور محلہ جات کی مستورات کثرت سے اس میں شامل ہوئیں۔ مگر اس کے سوا ایک خاص زنانہ جلسہ سیرت النبی زیر نگرانی حضرت ام طاہر صاحبہ شہر میں زنانہ جلسہ گاہ میں ہوا جس میں کثرت سے مستورات نے حصہ لیا۔ اور متعدد خواتین نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر لیکچر دیئے

قادیان کی مستورات خدا تعالیٰ کے فضل سے اس حد تک بیدار ہو چکی ہیں کہ وہ ہر مذہبی تقریب پر مردوں کے برابر حصہ لیتی ہیں اور ہر کام میں پیش پیش رہتی ہیں۔ چنانچہ اس تقریب پر انھوں نے پورے طور سے خوشی منائی اور اپنے اپنے مکانوں سے جلوس کو دیکھا۔ اور پھر اندر و باہر جلسوں میں شامل ہو کر اپنی عقیدت مندی کے پھولوں کا ہدیہ پیش کیا۔

## الغرض

یہ دن صبح سے لے کر شام تک اس پاک معروفیت میں گزرا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے دن بار بار لائے اللھم آمین۔

اللھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم